31 AUG 2021
Times of India

Fortify madrassa system: Manuu VC

Hyderabad: "The madrassa education system needs to be fortified to improve quality of university education," said Dr Syed Ainul Hasan Abedi, vice-chancellor, Manuu. He was the chief guest at a book release program. — **Omer bin Taher**

منصف
31 AUG 2021

یونیورسٹیز کے استحکام وفروغ کیلئے مدارس کو مستحکم بنانے پرزور

اردو اکیڈیمی کے زیراہتمام یادِرفتگان کی رسم اجراء۔ پروفیسر عین الحسن عابدی کا خطاب

حیدرآباد۔30/اگست (منصف نیوز بیورو) وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی پروفیسر سید عین الحسن عابدی نے اعلیٰ تعلیمی اداروں بالخصوص یونیورسٹیز کے استحکام کے لئے مدرسہ ایجوکیشن کو عام کرنے اور مدارس کو مستحکم کرنے کی ضرورت پرزوردیا۔ وائس چانسلر جو فارسی اسکالر بھی ہیں 30/اگست کو میڈیا پلس آڈیٹوریم میں تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کے زیراہتمام کتاب ''یادرفتگان۔ حیدرآباد کے مشاہیر اردو'' کی رسم اجراء کے بعد مخاطب تھے۔ رحیم الدین انصاری چیرمین اکیڈیمی نے صدارت کی۔ شہ نشیں پر ایڈیٹر گل بوٹے' ممّی فاروق سید، رجسٹرار مانو محمد محمود صدیقی، سکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر محمد غوث کے علاوہ پروفیسر مجید بیدار، پروفیسر فضل اللہ مکرم بھی موجود تھے۔ ممتاز شاعر سردار سلیم نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ وائس چانسلر مانو نے کہا کہ مدارس کے طلبہ ذہین ہوتے ہیں' اور جس شعبے سے وابستہ ہوتے ہیں اس میں اپنے نقوش مرتب کرتے ہیں۔ انہوں نے علی سردار جعفری اور مجروح سلطان پوری کی مثال دی جو مدارس کے فارغ التحصیل تھے' جو فلمی گیت کار کے طور پر بہت مشہور ہوئے۔ انہوں نے کئی مثالیں دیں کہ کس طرح مدارس کے فارغ طلبہ مانو میں گریجویشن کورسس میں داخلہ لینے کے بعد اپنے آپ کو منواتے رہے اور وہ مختلف یونیورسٹی کے مختلف ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ رہے۔ وائس چانسلر نے مانو اور تلنگانہ اردو اکیڈیمی کے باہمی اشتراک اور تعاون سے اردو خطاطی کے ورکشاپ کے انعقاد کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ زبان ہے تو تہذیب باقی ہے' انہوں نے حیدرآباد کی اردو کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ حیدرآباد بدلا مگر حیدرآبادی نہیں بدلے۔ اور اعلان کیا کہ مانو میں دکن اسٹیڈیز کا جو شعبہ ہے' جس کا وہ احیاء کریں گے۔ محمود صدیقی نے کہا کہ اردو کے مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے اردو اسکولس اور اردو میڈیا کے طلبہ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔ اور اردو اکیڈیمیوں کو تحریک میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایڈیٹر گل بوٹے فاروق سید نے کہا کہ قوموں اخلاق اور تہذیب سے آراستہ کرنے کے لئے انہیں اچھے ادب سے آشنا کرنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے ماہنامہ روشن ستارے کی پہلی سالگرہ کی مبارکباد دی۔ ڈاکٹر محمد غوث نے اردو اکیڈیمی کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اور مستقبل کے عزائم سے واقف کروایا۔ پروفیسر فضل اللہ مکرم، پروفیسر مجید بیدار، محترمہ قمر جمالی، ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز، ڈاکٹر محمد ناظم علی، فاروق طاہر، حمید الظفر نے بھی اظہار خیال کیا۔ قبل ازیں اردو اکیڈیمی کے ترانے کی رسم اجراء انجام دی گئی۔ یہ ترانہ سردار سلیم نے لکھا ہے۔ قرأت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر یوم آزادی تحریری مقابلے کے انعام یافتگان معراج فاطمہ طالبہ اقرا مشن اسکول انعام اول 3000 روپے اور گولڈ میڈل، ناہید بیگم طالبہ ایم ایس انعام دوم 2000 روپے اور سلور میڈل، خضریٰ بیگم مانو ماڈل اسکول کو برانز میڈل ایک ہزار روپے پیش کئے گئے۔ عائشہ فاطمہ، عثمان خان اور نصرت سلطانہ کو ترغیبی انعامات پیش کئے گئے۔ رحیم الدین انصاری کی اردو اکیڈیمی کے صدر نشین کی حیثیت سے 30/اگست آخری دن تھا۔ انہیں ان کی خدمات کا اعتراف کر کے وداع کیا گیا۔ اپنی صدارتی تقریر میں رحیم الدین انصاری نے اس عزم کا اعلان کیا کہ وہ اکیڈیمی اور مانو کے لئے تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ڈاکٹر اسلم فاروقی نے شکریہ ادا کیا۔

3 1 AUG 2021

راشٹریہ سہارا

یونیورسٹیز کے استحکام وفروغ کیلئے مدارس کو مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور

تلنگانہ اردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام یادرفتگان کی رسم اجراء۔ وائس چانسلر مانو پروفیسر عین الحسن عابدی کا خطاب

حیدرآباد۔ (ایس این بی) وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی پروفیسر سید عین الحسن عابدی نے اعلیٰ تعلیمی اداروں بالخصوص یونیورسٹیز کے استحکام کے لئے مدرسہ ایجوکیشن کو عام کرنے اور مدارس کو مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ وائس چانسلر جو فارسی اسکالر بھی ہیں 30 ر اگست کو میڈیا پلس آڈیٹوریم میں تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام کتاب "یادرفتگان۔ حیدرآباد کے مشاہیر اردو" کی رسم اجراء کے بعد مخاطب تھے۔ جناب رحیم الدین انصاری چیرمین اکیڈیمی نے صدارت کی۔ شہ نشین پر ایڈیٹر گل بوٹے ممبئی فاروق سید، رجسٹرار مانو محمد محمود صدیقی، سکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر محمد غوث کے علاوہ پروفیسر مجید بیدار، پروفیسر فضل اللہ مکرم بھی موجود تھے۔ ممتاز شاعر سردار سلیم نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ وائس چانسلر مانو نے کہا کہ مدارس کے طلبہ ذہین ہوتے ہیں اور جس شعبے سے وابستہ ہوتے ہیں اس میں اپنے نقوش مرتب کرتے ہیں۔ انہوں نے علی سردار جعفری اور مجروح سلطان پوری کی مثال دی جو مدارس کے فارغ التحصیل تھے جو فلمی گیت کار کے طور پر بہت مشہور ہوئے۔ انہوں نے کئی مثالیں دیں کہ کس طرح مدارس کے فارغ طلبہ مانو میں گریجویشن کورس میں داخلہ لینے کے بعد اپنے آپ کو منواتے رہے اور وہ مختلف یونیورسٹی کے مختلف ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ رہے۔ وائس چانسلر نے مانو اور تلنگانہ اردو اکیڈیمی کے باہمی اشتراک اور تعاون سے اردو خطاطی کے ورکشاپ کے انعقاد کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ زبان ہے تو تہذیب باقی ہے۔ انہوں نے حیدرآباد کی اردو کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ حیدرآباد بدلا مگر حیدرآبادی نہیں بدلے۔ اور اعلان کیا کہ مانو میں دکن اسٹڈیز کا جو شعبہ ہے جس کا دوا حیاء کریں گے۔ جناب محمود صدیقی نے کہا کہ اردو کے مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے اردو اسکولس اور اردو میڈیا کے طلبہ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔ اور اردو اکیڈیمیوں کو تحریک میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایڈیٹر گل بوٹے جناب فاروق سید نے کہا کہ قوموں اخلاق اور تہذیب سے آراستہ کرنے کے لئے انہیں اچھے ادب سے آشنا کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کے رسائل ان فرائض کی تکمیل کرتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم سے ڈگری اور اچھی نوکری تو مل سکتی ہے مگر انسان با اخلاق ہونا ضروری نہیں۔ اگر کسی کی اولاد بہترین ڈاکٹر، انجینئر یا کچھ بھی بن جائے مگر والدین کے نافرمان ہوں تو اس سے کیا فائدہ۔ بچوں کا ادب بچوں میں اخلاق کی آبیاری کرتا ہے۔ انہوں نے ماہنامہ روشن ستارے کی پہلی سالگرہ کی مبارکباد دی۔ ڈاکٹر محمد غوث نے اردو اکیڈیمی کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اور مستقبل کے عزائم سے واقف کروایا۔ پروفیسر فضل اللہ مکرم، پروفیسر مجید بیدار، محترمہ قمر جمالی، ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز، ڈاکٹر محمد ناظم علی، فاروق طاہر، حمید الظفر نے بھی اظہار خیال کیا۔ قبل ازیں اردو اکیڈیمی کے ترانے کی رسم اجراء انجام دی گئی۔ یہ ترانہ سردار سلیم نے لکھا ہے۔ قرأت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر یوم آزادی تحریری مقابلے کے انعام یافتگان معراج فاطمہ طالبہ اقراء مشن اسکول انعام اول 3000 روپے اور گولڈ میڈل، ناہید بیگم طالبہ ایم ایس انعام دوم 2000 روپے اور سلور میڈل، خضریٰ بیگم مانو ماڈل اسکول کو برانز میڈل ایک ہزار روپے پیش کئے گئے۔ عائشہ فاطمہ، عثمان خان اور نصرت سلطانہ کو ترغیبی انعامات پیش کئے گئے۔ جناب رحیم الدین انصاری کی اردو اکیڈیمی کے صدر نشین کی حیثیت سے 30 ر اگست آخری دن تھا۔ انہیں ان کی خدمات کا اعتراف کر کے وداع کیا گیا۔ اپنی صدارتی تقریر میں رحیم الدین انصاری نے اس عزم کا اعلان کیا کہ وہ اکیڈیمی اور مانو کے لئے تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ڈاکٹر اسلم فاروقی نے شکریہ ادا کیا۔

رہنمائے دکن

یونیورسٹیز کے استحکام وفروغ کیلئے مدارس کو مستحکم کرنے کی ضرورت

اردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام یادرفتگان کی رسم اجرائی' وائس چانسلر مانو پروفیسر عین الحسن عابدی کا خطاب۔

حیدرآباد۔ 30 ر اگست (پریس نوٹ) وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

پروفیسر سید عین الحسن عابدی نے اعلیٰ تعلیمی اداروں بالخصوص یونیورسٹیز کے استحکام کے لئے مدرسہ ایجوکیشن کو عام کرنے اور مدارس کو مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ وائس چانسلر جو فارسی اسکالر بھی ہیں 30 ر اگست کو میڈیا پلس آڈیٹوریم میں تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام کتاب "یادرفتگان۔ حیدرآباد کے مشاہیر اردو" کی رسم اجراء کے بعد مخاطب تھے۔ جناب رحیم الدین انصاری چیرمین اکیڈیمی نے صدارت کی۔ شہ نشین پر ایڈیٹر گل بوٹے ممبئی فاروق سید، رجسٹرار مانو محمد محمود صدیقی، سکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر محمد غوث کے علاوہ پروفیسر مجید بیدار، پروفیسر فضل اللہ مکرم بھی موجود تھے۔ ممتاز شاعر سردار سلیم نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ وائس چانسلر مانو نے کہا کہ مدارس کے طلبہ ذہین ہوتے ہیں اور جس شعبے سے وابستہ ہوتے ہیں اس میں اپنے نقوش مرتب کرتے ہیں۔ انہوں نے کئی مثالیں دیں کہ کس طرح مدارس کے فارغ طلبہ مانو میں گریجویشن کورس میں داخلہ لینے کے بعد اپنے آپ کو منواتے رہے اور وہ مختلف یونیورسٹی کے مختلف ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ رہے۔ وائس چانسلر نے مانو اور تلنگانہ اردو اکیڈیمی کے باہمی اشتراک اور تعاون سے اردو خطاطی کے ورکشاپ کے انعقاد کی پیشکش کی۔ جناب محمود صدیقی نے کہا کہ اردو کے مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے اردو اسکولس اور اردو میڈیا کے طلبہ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔ اور اردو اکیڈیمیوں کو تحریک میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ماہنامہ روشن ستارے کی پہلی سالگرہ کی مبارکباد دی۔ ڈاکٹر محمد غوث نے اردو اکیڈیمی کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اور مستقبل کے عزائم سے واقف کروایا۔ پروفیسر فضل اللہ مکرم، پروفیسر مجید بیدار، محترمہ قمر جمالی، ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز، ڈاکٹر محمد ناظم علی، فاروق طاہر، حمید الظفر نے بھی اظہار خیال کیا۔ قبل ازیں اردو اکیڈیمی کے ترانے کی رسم اجراء انجام دی گئی۔ یہ ترانہ سردار سلیم نے لکھا ہے۔ قرأت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر یوم آزادی تحریری مقابلے کے انعام یافتگان معراج فاطمہ طالبہ اقراء مشن اسکول انعام اول گولڈ میڈل، ناہید بیگم طالبہ ایم ایس انعام دوم اور سلور میڈل، خضریٰ بیگم مانو ماڈل اسکول کو برانز میڈل ایک ہزار روپے پیش کئے گئے۔

DECCAN CHRONICLE

31 AUG 2021

MADRASA SYSTEM OF EDUCATION VITAL: MANUU V-C

DC CORRESPONDENT
HYDERABAD, AUG. 30

Maulana Azad National Urdu University (MANUU) vice-chancellor Dr Syed Ainul Hasan Abedi on Monday called for fortification of the madrasa education system. Speaking after releasing the book 'Yaad-e-Raftagaan', he said "madrasa students are sharp, and they leave their imprints in every vertical they are associated with."

The 1,385-page book, compiled by Prof. Majeed Bedar, is a collection of articles on 69 Urdu personalities from Hyderabad and their contributions, and has been published by Urdu Academy.

Academy director Dr Mohammed Ghouse, said the likes of Ali Sardar Jafri and Majrooh Sultanpuri, who were madrasa graduates, became incredibly popular as film lyricists, and played a role in preserving culture through language.

DC

The Hans India

'Yaad-e-Raftagaan' book released

HANS NEWS SERVICE
HYDERABAD

"THE Madrassa education system needs to be fortified to improve the quality of university education," said Vice-Chancellor Maulana Azad National Urdu University (MANUU) Dr Syed Ainul Hasan Abedi on Monday.

Speaking during the Yaad-e-Raftagaan book release programme organised by the Telangana State Urdu Academy (TSUA), he said "Madrassa students are sharp; they leave their imprints in every vertical they are associated with."

The VC who is also a renowned Persian scholar, announced that an Urdu Calligraphy workshop will be held soon in collaboration with MANUU and the academy.

The book, Yaad-e-Raftagan, is a monograph collection of noted 69 Hyderabadi Urdu personalities and their contributions with featured articles written by renowned Urdu journalists and personalities. The 1,385-page book is compiled by Prof Majeed Bedar and published by the academy.

TSUA secretary Dr Mohammed Ghouse highlighted its achievements, while chairman Dr Raheemuddin Ansari launched the audio visual of the official anthem. Editor Gul Bootey (Bombay), In-charge Registrar of MANUU Mahmood Siddiqui, and author of the anthem Sardar Saleem were present.

Citing the example of Ali Sardar Jaffari and Majrooh Sultanpuri, who were Madrassa graduates, and became incredibly popular as film lyricists, he said language preserves the culture. He acknowledged the contributions of Hyderabad in promotion of Urdu and called for revival of the Department of Deccan Studies at MANUU.

Siddiqui said "to promote and safeguard the future of Urdu language, emphasis must be on the promotion of Urdu schools and students of Urdu."

HI

Sakshi

మదర్సాలను బలోపేతం చేయాలి

సాక్షి, సిటీబ్యూరో: మదర్సాలను బలోపేతం చేయాల్సిన ఆవశ్యకత ఎంతైనా ఉందని మనూ వైస్ చాన్స్‌లర్ ప్రొఫెసర్ ఐనుల్ హసన్ ఆబెదీ అభిప్రాయపడ్డారు. సోమవారం మీడియా ప్లస్ ఆడిటోరియంలో తెలంగాణ ఉర్దూ అకాడమీ ప్రచురించిన 'యాద్ రఫ్తా గాన్– హైదరాబాద్ కె ముషాయిరా ఉర్దూ' గ్రంథావిష్కరణ సభలో ఆయన మాట్లాడారు. హైదరాబాద్ నగరం ఉర్దూ భాషకు అందించిన సేవలను కొనియాడారు. మనూ రిజిస్ట్రార్ ముహమ్మద్ సిద్దిఖ్ మహమూద్ సిద్దిఖీ, ఫారూక్ సయ్యద్, ఉర్దూ అకాడమీ చైర్మన్ రహీముద్దీన్ అన్సారీ, సెక్రటరీ డాక్టర్ ముహమ్మద్ గౌస్, ప్రొఫెసర్ మజీద్ బేదార్, ప్రొఫెసర్ ఫజలుల్లాహ్ ముక్రమ్, ఖమర్ జమాల్, డాక్టర్ ఫాజిల్ హుసేన్ పర్వేజ్, డాక్టర్ ముహమ్మద్ నాజిమ్ అలీ, ఫారూక్ తాహెర్, హమీద్ జఫర్ పాల్గొన్నారు. ప్రముఖ ఉర్దూ కవి సర్దార్ సలీమ్ పాల్గొన్నారు.

Namaste Telangana

గన్‌ఫౌండ్రీలోని మీడియా ప్లస్ ఆడిటోరియంలో తెలంగాణ ఉర్దూ అకాడమీ ఆధ్వర్యంలో రూపొందించిన 'యాద్ ఏ రాఫ్తే గాన్–హైదరాబాద్ కె ముషాయిరా' గ్రంథాన్ని 'మను' వీసీ ప్రొఫెసర్ ఐనుల్ హసన్ అబేది ఆవిష్కరించారు. కార్యక్రమంలో రాష్ట్ర ఉర్దూ అకాడమీ చైర్మన్ రహీముద్దీన్ అన్సారీ తదితరులు పాల్గొన్నారు.

–సుల్తాన్‌బజార్, ఆగస్టు 30

منصف
31 AUG 2021

دکنی اردو میں اسلامی علوم کا اہم ذخیرہ

مانو اسلامک اسٹڈیز میں پروفیسر محمد نسیم الدین فریس کا توسیعی خطبہ

حیدرآباد۔ 30؍اگست (پریس نوٹ) ''دکنی زبان میں تعلیمی کاموں کا آغاز علاء الدین خلجی کی فتوحات سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ متعدد صوفیا کرام نے دکن کو اپنا مرکز بنایا اور انسانیت کی خدمات انجام دیتے رہے، ان میں چند نام حاجی رومی، سید شاہ مومن، بابا سید مظہر عالم وغیرہ کے ملتے ہیں۔ ابتداء میں ان کے ذریعہ کیا جانے والا کام منظوم شکل میں تھا، پھر نثر میں کام ہونے لگا''۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر محمد نسیم الدین فریس، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے 27؍اگست کو منعقدہ اپنے آن لائن توسیعی خطبہ ''دکنی اردو میں علمی سرمایہ'' میں کیا۔ انھوں نے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید کہا کہ محمد بن تغلق کے دور حکومت میں پایہ تخت کی دہلی سے دیوگیری منتقلی کے تاریخ ساز فیصلے نے اس خطہ کی لسانیات پر بھی اثر ڈالا، اور دکنی اردو کو شمالی ہند سے آنے والے لوگوں کی زبان کھڑی بولی کے ساتھ مل کر مزید پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ انھوں نے کہا کہ دکنی اردو میں علمی کام کا ایک بڑا حصہ اسلامی موضوعات سے متعلق ہے، اور اس کا دوسرا حصہ دیگر موضوعات پر علمی سرمایہ فراہم کرتا ہے۔ تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر اور سیرت جیسے موضوعات پر دکنی زبان میں پہلے منظوم اور پھر نثری کام انجام دئے گئے۔ دیگر موضوعات میں طب یونانی، علم نجوم، شاعری و ادب اور تاریخ وسوانح جیسے موضوعات پر بھی کام ہوئے، جو مخطوطات کی شکل میں کتب خانہ سالار جنگ میوزیم، کتب خانہ آصفیہ اور ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر عاطف عمران (استاذ شعبہ اسلامک اسٹڈیز) کی تلاوت و ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ اسلامی مطالعات فورم شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی کوآرڈینیٹر محترمہ ذیشان سارہ (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز) نے اسلامی مطالعات فورم کا تعارف پیش کیا۔ صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد فہیم اختر ندوی نے اپنے اختتامی کلمات پیش کرتے ہوئے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحقیقی خطاب پیش کرنے پر انھیں مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر عاطف عمران کے کلمات تشکر سے پروگرام کا اختتام ہوا۔

Urdu Daily ROZNAMA
AL HAYAT Ranchi 31-08-2021

دکنی اردو میں اسلامی علوم کا اہم ذخیرہ

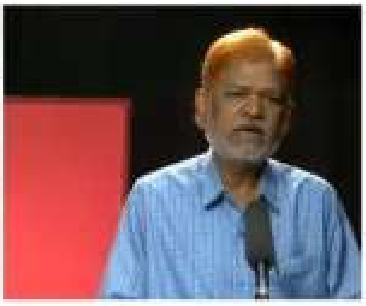

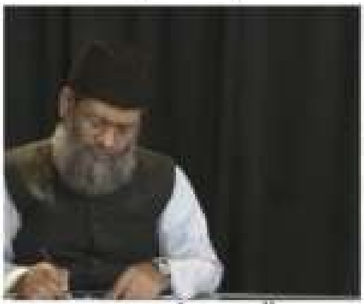

الحیات نیوز سروس

بھوپال، 30 اگست: "دکنی زبان میں تعلیمی کاموں کا آغاز علاء الدین خلجی کی فتوحات سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ متعدد صوفیا کرام نے دکن کو اپنا مرکز بنایا اور انسانیت کی خدمات انجام دیتے رہے، ان میں چند نام حاجی رومی، سید شاہ مومن، بابا سید مظہر عالم وغیرہ کے ملتے ہیں۔ ابتداء میں ان کے ذریعہ کیا جانے والا کام منظوم شکل میں تھا، پھر نثر میں کام ہونے لگا"۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر محمد نسیم الدین فریس، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے 27 اگست کو منعقدہ اپنے آن لائن توسیعی خطبہ "دکنی اردو میں علمی سرمایہ" میں کیا۔ انھوں نے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید کہا کہ محمد بن تغلق کے دور حکومت میں پایہ تخت کی دلی سے دیوگیری منتقلی کے تاریخ ساز فیصلے نے اس خطہ کی لسانیات پر بھی اثر ڈالا، اور دکنی اردو کو شمالی ہند سے آنے والے لوگوں کی زبان کھڑی بولی کے ساتھ مل کر مزید پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ انھوں نے کہا کہ دکنی اردو میں علمی کلام کا ایک بڑا حصہ اسلامی موضوعات سے متعلق ہے، اور اس کا دوسرا حصہ دیگر موضوعات پر علمی سرمایہ فراہم کرتا ہے۔ تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر اور سیرت جیسے موضوعات پر دکنی زبان میں پہلے منظوم اور پھر نثری کام انجام دیے گئے۔ دیگر موضوعات میں طب یونانی، علم نجوم، شاعری و ادب اور تاریخ و سوانح جیسے موضوعات پر بھی کام ہوئے، جو مخطوطات کی شکل میں کتب خانہ سالار جنگ میوزیم، کتب خانہ آصفیہ اور ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر عاطف عمران (استاذ شعبہ اسلامک اسٹڈیز) کی تلاوت و ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ اسلامی مطالعات فورم شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی کوآرڈینیٹر محترمہ ذیشان سارہ (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز) نے اسلامی مطالعات فورم کا تعارف پیش کیا۔ ساتھ ہی توسیعی خطبہ کے موضوع اور مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام میں صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد فہیم اختر ندوی نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ دکنی اردو میں ہونے والے اسلامی موضوعات کے ان نادر کاموں کو تحقیق کے ذریعہ سامنے لانے کی ذمہ داری اسلامک اسٹڈیز کے محققین کی ہے، ضرورت ہے کہ ان کاموں کا تعارف تیار کیا جائے اور ان میں جو قیمتی کام ہیں انھیں شائع کیا جائے۔ انھوں نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحقیقی خطاب پیش کرنے پر انھیں مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر عاطف عمران کے کلمات تشکر سے پروگرام کا اختتام ہوا۔ یہ پروگرام آئی ایم سی، مانو کے یوٹیوب چینل سے راست نشر کیا گیا۔

الحباب
alhubab • अलहुबाब

دکنی اردو میں اسلامی علوم کا اہم ذخیرہ

اردو یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں پروفیسر محمد نسیم الدین فریس کا توسیعی خطبہ

حیدرآباد اگست (یو این آئی) ''دکنی زبان میں تعلیمی کاموں کا آغاز علاء الدین خلجی کی فتوحات سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ متعدد صوفیا کرام نے دکن کو اپنا مرکز بنایا اور انسانیت کی خدمات انجام دیتے رہے، ان میں چند نام حاجی رومی، سید شاہ مومن، بابا سید مظہر عالم وغیرہ کے ملتے ہیں۔ ابتداء میں ان کے ذریعہ کیا جانے والا کام منظوم شکل میں تھا، پھر نثر میں کام ہونے لگا''۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر محمد نسیم الدین فریس، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے 27 اگست کو منعقدہ اپنے آن لائن توسیعی خطبہ ''دکنی اردو میں علمی سرمایہ'' میں کیا۔

انھوں نے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید کہا کہ محمد بن تغلق کے دور حکومت میں پایہ تخت کی دلی سے دیوگیری منتقلی کے تاریخ ساز فیصلے نے اس خطہ کی لسانیات پر بھی اثر ڈالا، اور دکنی اردو کو شمالی ہند سے آنے والے لوگوں کی زبان کھڑی بولی کے ساتھ مل کر مزید پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ انھوں نے کہا کہ دکنی اردو میں علمی کام کا ایک بڑا حصہ اسلامی موضوعات سے متعلق ہے، اور اس کا دوسرا حصہ دیگر موضوعات پر علمی سرمایہ فراہم کرتا ہے۔ تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر اور سیرت جیسے موضوعات پر دکنی زبان میں پہلے منظوم اور پھر نثری کام انجام دیے گئے۔ دیگر موضوعات میں طب یونانی، علم نجوم، شاعری و ادب اور تاریخ و سوانح جیسے موضوعات پر بھی کام ہوئے، جو مخطوطات کی شکل میں کتب خانہ سالار جنگ میوزیم، کتب خانہ آصفیہ اور ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر عاطف عمران (استاذ شعبہ اسلامک اسٹڈیز) کی تلاوت و ترجمہ کے ساتھ ہوا۔

اسلامی مطالعات فورم شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی کوآرڈینیٹر محترمہ ذیشان سارہ (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز) نے اسلامی مطالعات فورم کا تعارف پیش کیا۔ ساتھ ہی توسیعی خطبہ کے موضوع اور مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام میں صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد فہیم اختر ندوی نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ دکنی اردو میں ہونے والے اسلامی موضوعات کے ان نادر کاموں کو تحقیق کے ذریعہ سامنے لانے کی ذمہ داری اسلامک اسٹڈیز کے محققین کی ہے، ضرورت ہے کہ ان کاموں کا تعارف تیار کیا جائے اور ان میں جو قیمتی کام ہیں انھیں شائع کیا جائے۔ انھوں نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحقیقی خطاب پیش کرنے پر انھیں مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر عاطف عمران کے کلمات تشکر سے پروگرام کا اختتام ہوا۔ یہ پروگرام آئی ایم سی، مانو کے یوٹیوب چینل سے راست نشر کیا گیا۔

یونیورسٹیز کے استحکام وفروغ کیلئے مدارس کو مستحکم کرنے کی ضرورت پرزور

تلنگانہ اردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام یادرفتگان کی رسم اجراء، وائس چانسلر مانو پروفیسر عین الحسن عابدی کا خطاب

تلنگانہ اردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام میڈیا پلس آڈیٹوریم میں ''یادرفتگان۔ حیدرآباد کے مشاہیر اردو'' کی رسم اجراء۔
تصویر میں دائیں سے بائیں: جناب سردار سلیم، پروفیسر فضل اللہ مکرم، ڈاکٹر محمد غوث ڈائرکٹر سکریٹری اردو کیڈیمی، پروفیسر مجید بیدار،
ڈاکٹر فاروق سید ایڈیٹر گلو بوٹے ممبئی، مسٹر کرشنا، وائس چانسلر مانو پروفیسر سید عین الحسن عابدی اور جناب محمود صدیقی رجسٹرار مانو دیکھے جاسکتے ہیں۔

حیدرآباد۔ 30/اگست (راست) وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی پروفیسر سید عین الحسن عابدی نے اعلیٰ تعلیمی اداروں بالخصوص یونیورسٹیز کے استحکام کے لئے مدرسہ ایجوکیشن کو عام کرنے اور مدارس کو مستحکم کرنے کی ضرورت پرزور دیا۔ وائس چانسلر جو فارسی اسکالر بھی ہیں 30/اگست کو میڈیا پلس آڈیٹوریم میں تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی کے زیر اہتمام کتاب ''یادرفتگان۔ حیدرآباد کے مشاہیر اردو'' کی رسم اجراء کے بعد مخاطب تھے۔ جناب رحیم الدین انصاری چیرمین اکیڈیمی نے صدارت کی۔ شہ نشیں پر ایڈیٹر گل بوٹے، ممبئی فاروق سید، رجسٹرار مانو محمد محمود صدیقی، سکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر محمد غوث کے علاوہ پروفیسر مجید بیدار، پروفیسر فضل اللہ مکرم بھی موجود تھے۔ ممتاز شاعر سردار سلیم نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ وائس چانسلر مانو نے کہا کہ مدارس کے طلبہ ذہین ہوتے ہیں، اور جس شعبے سے وابستہ ہوتے ہیں اس میں اپنے نقوش مرتب کرتے ہیں۔ انہوں نے علی سردار جعفری اور مجروح سلطان پوری کی مثال دی جو مدارس کے فارغ التحصیل تھے، جو فلمی گیت کار کے طور پر بہت مشہور ہوئے۔ انہوں نے کئی مثالیں دیں کہ کس طرح مدارس کے فارغ طلبہ مانو میں گریجویشن کورسس میں داخلہ لینے کے بعد اپنے آپ کو منواتے رہے اور وہ مختلف یونیورسٹی کے مختلف ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ رہے۔ وائس چانسلر نے مانو اور تلنگانہ اردو اکیڈیمی کے باہمی اشتراک اور تعاون سے اردو خطاطی کے ورکشاپ کے انعقاد کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ زبان ہے تو تہذیب باقی ہے، انہوں نے حیدرآباد کی اردو کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ حیدرآباد بدلا مگر حیدرآبادی نہیں بدلے۔ اور اعلان کیا کہ مانو میں دکن اسٹڈیز کا جو شعبہ ہے، جس کا وہ احیاء کریں گے۔ جناب محمود صدیقی نے کہا کہ اردو کے مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے اردو اسکولس اور اردو میڈیا کے طلبہ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔

اور اردو اکیڈیمیوں کو تحریک میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایڈیٹر گل بوٹے جناب فاروق سید نے کہا کہ قوموں اخلاق اور تہذیب سے آراستہ کرنے کے لئے انہیں اچھے ادب سے آشنا کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کے رسائل ان فرائض کی تکمیل کرتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم سے ڈگری اور اچھی نوکری تو مل سکتی ہے مگر انسان با اخلاق ہونا ضروری نہیں۔ اگر کسی کی اولاد بہترین ڈاکٹر، انجینئر یا کچھ بھی بن جائے مگر والدین کے نافرمان ہوں تو اس سے کیا فائدہ۔ بچوں کا ادب بچوں میں اخلاق کی آبیاری کرتا ہے۔ انہوں نے ماہنامہ روشن ستارے کی پہلی سالگرہ کی مبارکباد دی۔ ڈاکٹر محمد غوث نے اردو اکیڈیمی کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اور مستقبل کے عزائم سے واقف کروایا۔ پروفیسر فضل اللہ مکرم، پروفیسر مجید بیدار، محترمہ قمر جمالی، ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز، ڈاکٹر محمد ناظم علی، فاروق طاہر، حمید الظفر نے بھی اظہار خیال کیا۔ قبل ازیں اردو اکیڈیمی کے ترانے کی رسم اجراء انجام دی گئی۔ یہ ترانہ سردار سلیم نے لکھا ہے۔ قرأت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر یوم آزادی تحریری مقابلے کے انعام یافتگان معراج فاطمہ طالبہ اقرأ مشن اسکول انعام اول 3000 روپئے اور گولڈ میڈل، ناہید بیگم طالبہ ایم ایس انعام دوم 2000 روپئے اور سلور میڈل، خضریٰ بیگم مانو ماڈل اسکول کو برانز میڈل ایک ہزار روپئے پیش کئے گئے۔ عائشہ فاطمہ، عثمان خان اور نصرت سلطانہ کو ترغیبی انعامات پیش کئے گئے۔ جناب رحیم الدین انصاری کی اردو اکیڈیمی کے صدر نشین کی حیثیت سے 30/اگست آخری دن تھا۔ انہیں ان کی خدمات کا اعتراف کرکے وداع کیا گیا۔ اپنی صدارتی تقریر میں رحیم الدین انصاری نے اس عزم کا اعلان کیا کہ وہ اکیڈیمی اور مانو کے لئے تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ڈاکٹر اسلم فاروقی نے شکریہ ادا کیا۔

دکنی اردو میں اسلامی علوم کا اہم ذخیرہ

اردو یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں پروفیسر محمد نسیم الدین فریس کا توسیعی خطبہ

حیدرآباد، 30/اگست (پریس نوٹ) ''دکنی زبان میں تعلیمی کاموں کا آغاز علاء الدین خلجی کی فتوحات سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ متعدد صوفیا کرام نے دکن کو اپنا مرکز بنایا اور انسانیت کی خدمات انجام دیتے رہے، ان میں چند نام حاجی رومی، سید شاہ مومن، بابا سید مظہر عالم وغیرہ کے ملتے ہیں۔ ابتداء میں ان کے ذریعہ کیا جانے والا کام منظوم کی شکل میں تھا، پھر نثر میں کام ہونے لگا''۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر محمد نسیم الدین فریس، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے 27/اگست کو منعقدہ اپنے آن لائن توسیعی خطبہ ''دکنی اردو میں علمی سرمایہ'' میں کیا۔ انھوں نے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید کہا کہ محمد بن تغلق کے دور حکومت میں پایہ تخت کی دہلی سے دیوگیری منتقلی کے تاریخ ساز فیصلے نے اس خطہ کی لسانیات پر بھی اثر ڈالا، اور دکنی اردو کو شمالی ہند سے آنے والے لوگوں کی زبان کھڑی بولی کے ساتھ مل کر مزید پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ انھوں نے کہا کہ دکنی اردو میں علمی کام کا ایک بڑا حصہ اسلامی موضوعات سے متعلق ہے، اور اس کا دوسرا حصہ دیگر موضوعات پر علمی سرمایہ فراہم کرتا ہے۔ تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر اور سیرت جیسے موضوعات پر دکنی زبان میں پہلے منظوم اور پھر نثری کام انجام دیے گئے۔ دیگر موضوعات میں طب یونانی، علم نجوم، شاعری وادب اور تاریخ وسوانح جیسے موضوعات پر بھی کام ہوئے، جو مخطوطات کی شکل میں کتب خانہ سالار جنگ میوزیم، کتب خانہ آصفیہ اور ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر عاطف عمران (استاذ شعبہ اسلامک اسٹڈیز) کی تلاوت وترجمہ کے ساتھ ہوا۔ اسلامی مطالعات فورم شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی کوآرڈینیٹر محترمہ ذیشان سارہ (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز) نے اسلامی مطالعات فورم کا تعارف پیش کیا۔ ساتھ ہی توسیعی خطبہ کے موضوع اور مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام میں صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر محمد فہیم اختر ندوی نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ دکنی اردو میں ہونے والے اسلامی موضوعات کے ان نادر کاموں کو تحقیق کے ذریعہ سامنے لانے کی ذمہ داری اسلامک اسٹڈیز کے محققین کی ہے، ضرورت ہے کہ ان کاموں کا تعارف تیار کیا جائے اور ان میں جو قیمتی کام ہیں انھیں شائع کیا جائے۔ انھوں نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحقیقی خطاب پیش کرنے پر انھیں مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر عاطف عمران کے کلمات تشکر سے پروگرام کا اختتام ہوا۔ یہ پروگرام آئی ایم سی، مانو کے یوٹیوب چینل سے راست نشر کیا گیا۔

THE
FREEDOM PRESS
HONEST JOURNALISM

Fortify Madrassa System to Improve University Education: MANUU VC

Urdu Academy Releases Official Anthem

FREEDOM PRESS BUREAU

Hyderabad, August 30: "Madrassa education system needs to be fortified to improve quality of university education", said Vice-Chancellor Maulana Azad National Urdu University (MANUU) Dr Syed Ainul Hasan Abedi.

Speaking as the Chief Guest during the Yaad-e-Raftagaan book release program organized by Telangana State Urdu Academy (TSUA) at Media Plus Auditorium on Monday, he said "Madrassa students are sharp, and they leave their imprints in every vertical they are associated with."The book Yaad e Raftagan - A monograph collection of noted 69 hyderabadi urdu personalities and their contributions - features articles written by renowned urdu journalists and personalities. The 1385 pages book compiled by Prof. Majeed Bedar and published by Urdu Academy priced at Rs. 1000.

MANUU Vice-Chancellor Syed Ainul Hasan along with TSUA Chairman released the "Yaad-e-Raftagaan" book at Media plus Auditorium in Hyderabad.